



Aghaaz Info Media System (AIMS)

<https://aghaaz.ca>

<https://www.youtube.com/@aghaaz>

<https://www.tiktok.com/@aghaazinfo>

<https://x.com/AghaazInfo> | <https://www.facebook.com/AghaazInfoMedia>

<https://www.instagram.com/aghaazinfomedia/>

<https://www.linkedin.com/company/aghaazmedia/>

ID: 13-25/AIMS
December 15, 2025

فکر و نظر

پاکستان کی اسرائیل کو تسلیم نہ کرنے کی وجوہات

ڈاکٹر طاہر انزیر۔ محقق، مصنف، مدیر اور معلم۔

Taha Nazir PhD, Researcher, Writer, Worker and Media Professional. <https://tahanazir.com/>

Running title: Pakistan foreign policy, Israel recognition, Palestinian state,

Keywords: political parties, religious opposition, Iran relations

Correspondence: Taha Nazir PhD, Researcher, Worker, and Journalist. Thomson Reuters - ID N-5730-2015 | ORCID ID - orcid.org/0000-0002-5308-6798 | <https://tahanazir.com>

Conflict of interest: Author accepts all potential conflict of interest.

Funding: The authors received no direct funding.

Ethics approval: No ethical approval needed for this work.

Consent for publication: Author is agreed to publish this article.

میں انہوں نے کہا کہ 1948 سے قائم ہے، جس کی بنیاد قائد اعظم محمد علی جناح نے رکھی۔ 1947 پاکستان کی اسرائیل کو تسلیم نہ کرنے کی پالیسی میں سابق وزیر اعظم عمران 2020 فلسطینی ریاست کے بغیر اسرائیل کا قیام ناقابل قبول ہے۔ یہ موقف پاکستان کی اسلامی شناخت سے جڑا ہوا ہے۔ ”پاکستان اسرائیل کو کبھی نہیں تسلیم کرے گا جب تک فلسطینی ریاست قائم نہ ہو اور القدس اس کا دار الحکومت نہ ہو۔“ خان نے اسلام آباد میں کہا پاکستانی فوج اور وزارت خارجہ اس موقف کی مکمل حمایت کرتے ہیں۔

پشتون، (44%) پنجابی، شیعہ، اور مختلف لسانی گروہ شامل ہیں 10-15%، سنی 85-90% ملین آبادی میں 220 پاکستان کی تقریباً افراد اسرائیل کو تسلیم کرنے کے خلاف ہیں۔ 92% کے گیلپ سروے کے مطابق 2023۔ (4%) بلوچ، (14%) سندھی، (15%) کے زیر اہتمام لاکھوں افراد نے لاہور، کراچی (MWM) اور مجلس وحدت المسلمین (JI) کے غزہ بحران میں جمیعت اسلامی 2023-2024 امریکی وفد کی اسرائیل آمد پر کراچی میں۔ میں پاکستانی 2022 اور پشاور میں احتجاج کیا۔ میڈیا، جیسے جیونیوز اور ڈان، نے اس احتجاج کو نمایاں کیا، جبکہ افراد نے مظاہرہ کیا، اور پالیسی پر کوئی اثر نہ پڑا۔ 15,000

اس مسئلے پر متفق ہیں کہ فلسطینی ریاست کے بغیر تسلیم نہ کرنا ضروری ہے۔ —PML-N، PTI، PPP— پاکستان کے بڑے سیاسی دھڑے میں جنرل 2005 بھی مخالفت کرتے ہیں۔ JUI-F اور عمران خان نوجوانوں کو اس موقف سے متحرک کرتے ہیں۔ جمیعت اسلامی اور PTI مظاہرین کے دباؤ پر اسے واپس لینا پڑا۔ 20,000 پرویز مشرف نے اسرائیل پر بحث کی تجویز دی تھی، لیکن

میں فتویٰ دے چکے ہیں کہ فلسطینی ریاست کے بغیر اسرائیل کو تسلیم کرنا حرام ہے۔ شیعہ 2023، اہم علماء، جیسے مفتی تقی عثمان اور علامہ طاہر القادری کے پیوریسرچ کے 2023 عالم علامہ رجانا ناصر عباس نے خبردار کیا کہ یہ امت کو تقسیم کر سکتا ہے۔ تقریباً دو ملین مدارس کے طلبہ اس اثر کا حصہ ہیں۔ مسلمان فلسطین کی حمایت کو دینی فرائض سمجھتے ہیں۔ 95% مطابق

میں اسرائیل کے دمشق تو فصل خانے پر حملے کے بعد ایران نے 2024 اسرائیل کے ساتھ تعلقات ایران کے ساتھ تعلقات کو متاثر کر سکتے ہیں۔ پاکستان سے ہمدردی کا اظہار کیا۔ ایران کی ممکنہ مخالفت، سرحدی تعاون اور توانائی کے منصوبوں، جیسے گیس پائپ لائن، کو خطرے میں ڈال سکتی ہے۔ میں پاکستان کی حیثیت بھی متاثر ہو سکتی ہے، کیونکہ ملیشیاء، الجزائر اور انڈونیشیا جیسے ممالک اسرائیل کو تسلیم نہیں کرتے۔ اس سے کشمیر پر حمایت OIC فنڈز کی رسائی خطرے میں پڑ سکتی ہے۔ OIC بلین \$5 اور

بلین کے دفاعی تعلقات ہیں۔ فوج اور سیوری اڈارے اسے خطرہ \$3 اسرائیل کے ساتھ تعلقات بھارت کو مضبوط کر سکتے ہیں، جس کے اسرائیل سے 70% سمجھتے ہیں۔ دہشت گرد تنظیمیں، جاسرائیل کے ساتھ تعلقات ایران اور ملیشیاء جیسے تجارتی شراکت داروں کو متاثر کر سکتے ہیں۔ پاکستان کا قرض کے قریب ہے، اور تجارتی نقصان سے مہنگائی مزید بڑھے گی۔ سفارتی طور پر، پاکستان کی مسلم دنیا میں قیادت اور ثالثی کی حیثیت متاثر ہو سکتی GDP اس مسئلے کو مذہبی بنیاد کے طور پر استعمال کر کے حملے بڑھا سکتی ہیں۔ LeT اور TTP حوثی مذاکرات میں کردار۔ ایسے۔ ہے، جیسے یمن میں سعودی

کی حمایت کے بغیر اسرائیل کو تسلیم کرنا مشکل ہے۔ سعودی عرب OIC تک پاکستان کی پالیسی غیر مشروط ہے۔ فلسطینی ریاست اور 2025 اکتوبر OIC عوامی مظاہرے، مذہبی مخالفت، سیاسی تقسیم، ایران اور کی مصالحت، معاشی دباؤ یا ایران اسرائیل کو تسلیم کرنے کے خطرات 2030 کی ممکنہ کے تعلقات میں پیچیدگی، بھارت کی اسٹریٹجک طاقت، دہشت گردانہ خطرات، اقتصادی اور سفارتی نقصان۔ پاکستان کی اسلامی شناخت اور سٹریٹجک اسرائیل تعلقات میں بہتری سے مستقبل میں تبدیلی آ سکتی ہے، لیکن یہ۔ ترجیحات کے پیش نظر، فلسطینی ریاست کے بغیر تسلیم کرنا تقریباً ناممکن ہے۔ طویل مدتی عمل ہوگا۔

Reference:

- Gallup Pakistan. (2023). *Public opinion on Israel recognition in Pakistan*. Retrieved January 11, 2026, from <https://www.gallup.com.pk>
- Khan, I. (2020, July). Speech at Islamabad rally. *Geo News*. Retrieved January 11, 2026, from <https://www.geo.tv>
- ISPR. (2020, November). *Press briefing by DG ISPR Major General Babar Iftikhar*. Retrieved January 11, 2026, from <https://www.ispr.gov.pk>
- Pew Research Center. (2023). *Muslim views on Palestinian support*. Retrieved January 11, 2026, from <https://www.pewresearch.org>
- Talbot, I. (2017). *Pakistan: A new history*. London: Hurst Publishers. Retrieved January 11, 2026, from <https://www.hurstpublishers.com>
- FAO. (2024). *Water scarcity and agriculture in Pakistan*. Retrieved January 11, 2026, from <https://www.fao.org>
- IMF. (2024). *Israel economic overview*. Retrieved January 11, 2026, from <https://www.imf.org>
- Atlantic Council. (2024). *Potential for Israel-Pakistan normalization*. Retrieved January 11, 2026, from <https://www.atlanticcouncil.org>
- U.S. Department of Treasury. (2024). *International financial cooperation and investment*. Retrieved January 11, 2026, from <https://home.treasury.gov>
- Geo News. (2022, May). *Pakistani-American delegation visits Israel*. Retrieved January 11, 2026, from <https://www.geo.tv>



ادارتی بیان (Editorial Statement)

یہ ایک تحقیقی نوعیت کا مسودہ ہے جو سائنسی انداز میں مرتب اور منظم کیا گیا ہے۔ موجودہ اور مستند معلومات تک رسائی کے لیے جدید اے آئی ٹولز استعمال کیے گئے ہیں۔ ڈیجیٹل آرکائیوز، کتابیات کے ذخائر، آن لائن لائبریریاں، تحقیقی مضامین، علمی محزن اور دائرۃ المعارف بھی اس تحقیق میں بطور ذریعہ استعمال ہوئے ہیں۔

پری پرنٹ نوٹس (Preprint Notice)

یہ مسودہ علمی گفتگو کے فروغ کے لیے زینودو، ایس ایس آر این اور ریسرچ اسکوائر جیسے پلٹ فارمز پر بطور اشاعتی معاونہ کاری پر پری پرنٹ شیئر کیا گیا ہے۔ مواد تحقیق پر مبنی ہے اور عوامی سطح پر دستیاب و قابل تصدیق ذرائع سے ترتیب دیا گیا ہے۔ قارئین سے گزارش ہے کہ اس مسودے کو ابتدائی نوعیت کا سمجھیں، جو ضرورت کے مطابق نظر ثانی کے عمل سے گزر سکتا ہے۔

پری پرنٹ نوٹس (Disclaimer)

یہ اشاعتی جانکاری کے بغیر مقالہ عمومی علمی مباحثے کے لیے شیئر کیا جا رہا ہے۔ تحریر کی وضاحت اور تدوین میں اے آئی ٹولز سے معاونت حاصل کی گئی ہے۔ قارئین کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ معلومات کا خود بھی جائزہ لیں اور آزادانہ طور پر تصدیق کریں۔ آپ اپنی رائے کا اظہار کر سکتے ہیں۔



© 2025 Aghaaz Info Media System (AIMS). This publication is released under the Creative Commons Attribution (CC BY 4.0) license. You are permitted to: Share: Copy and redistribute the material in any medium or format. Adapt: Remix, transform, and build upon the material for any purpose, including commercial use. These freedoms cannot be revoked if the licensing terms are followed.
License Terms: Attribution: You must provide appropriate credit to *Aghaaz Info Media System (AIMS)*, include a link to the CC BY 4.0 license, and indicate if any changes were made. Attribution must be given in a reasonable manner that does not imply endorsement by AIMS. No Additional Restrictions: You may not apply legal terms or technological measures that restrict others from exercising the permissions granted by this license.

For full license details, please refer to the Creative Commons Attribution 4.0 International License (CC BY 4.0).